السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہری پور سے عبدالقدوس لکھتے ہیں کہ اگر قرآن مجید سننا فرض ہے توامام کے پیچھے سورہ فاتحہ کیوں پڑھی جاتی ہے ؟ نیزیہ بتائیں کہ اگر صبح کی جماعت کھڑی ہوتوکیا صبح کی سنتیں ایک طرف کھڑے ہوکرپڑھی جاسکتی ہیں ۔جہاں امام کی قراءت نہ سنی جاتی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس ذات اقدس نے قرآن مجید خاموشی سے سننا فرض قراردیا ہے ،اسی ذات باری تعالیٰ نےاپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے یہ حکم دیا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۔(صحیح بخاری)دوران جماعت جب امام باآواز بلند قراءت کررہا ہوتب بھی یہی حکم ہے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :''جب میں اونچی آواز سے قراءت کروں تو(میرے پیچھے) سورہ فاتحہ کے علاوہ اورکچھ نہ پڑھا کرو۔''(دارقطنی :ج1ص 319)

جوحضرات امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں آخروہ بھی امام کی قراءت کے دوران کچھ پڑھنے کی گنجائش نکال لیتے ہیں ۔جیسا کہ بوقت قراءت ،جماعت میں شامل ہونے والے کےلئے تکبیر تحریمہ اوردعائے استفتاح یعنی سبحانک اللھم وبحمدک پڑھنے کا جوازان کے ہاں بھی مسلم ہے ۔اس بنا پرامام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا اس ''انصات'' کے خلاف نہیں ہے جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے ۔اورنہ ہی حدیث اور قرآن میں کوئی قضا ہے ۔لہذا ہمیں قرآن کا سہارا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنا ایمان کے منافی ہے ۔باقی رہا مسئلہ کہ جب صبح کی نماز کھڑی ہوتوایک طرف کھڑے ہوکر صبح کی سنتیں ادا کرنا تو یہ بھی حدیث کے خلاف ہے ۔کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب فرض نماز کےلئے اقامت ہوجائے تواس وقت فرض نماز کے علاوہ اورکوئی نماز نہیں ہوتی ۔(صحیح مسلم)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب فرض نماز کی ادائیگی کےلئے تکبیر کہہ دی جائے تواس وقت سنت ادا کرنا جائز نہیں ہے ۔اس حکم میں صبح کی سنتیں بھی شامل ہیں ۔اس لئے مسجد کے کونے سے یا ستون کے پیچھے یا مسجد کے باہر دروازے کے پاس کسی جگہ پرانہیں ادا کرنا درست نہیں بلکہ جماعت میں شامل ہوکر فراغت کے بعد فوت شدہ سنتوں کو ادا کیا جائے ۔اس کا جواز احادیث سے ملتا ہے ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوران جماعت سنتیں پڑھنے والوں کو سزادیا کرتے تھے جیسا کہ محدثین کرام نے وضاحت کی ہے ۔(معالم السنن :ج8،ص 77)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1صفحہ:157